نوحہ

لبوں پہ نا علیؑ ہے تو ہاتھ برچھی میں
علیؑ کے لعل کی ہے کائنات برچھی میں

رسولﷺ روتے ہوئے دشت کربلا سے چلے
نہ جانے دیکھ لی کیا ایسی بات برچھی میں

وہاں فرات پہ پہرے بٹھائے اُمت نے
یہاں لہو کا ہے اُبلا فرات برچھی میں

اسے ملے بھی تو خیمے کا در ملے کیسے ؟
سجی ہو جس کے پسر کی برات برچھی میں

نہ بھولا بنت علیؑ کو کبھی بھی یہ منظر
سمٹ گئی ہے دُکھی کی حیات برچھی میں

کلیجہ باپؑ کا دل بہنؑ کا جگر ماںؑ کا
پرو دیئے ہیں سبھی ایک ساتھ برچھی میں

یہ سوچ کے ہی نکالی حسینؑ نے برچھی
نہ دیکھیں اس کو نبیﷺ کی بنات برچھی میں

لہو جو روتے ہیں بہلولؔ اب تلک قائم
نہاں تھی کرب کی ایسی صفات برچھی میں